حدیث کے لیے بغداد، اصفہان اور شام کا سفر اختیار کیا اور وہاں کے ائمۂ فن سے استفادہ کیا اور تحصیلِ علم کے بعد عرصہ تک ان مقامات پر طلبا کو حدیث کی تعلیم دیتے رہے۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۳۳۴)

**علمی مرتبہ:** محدثین نے ان کے علمی تبحر کا اعتراف کیا ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث بستان المحدثین میں حضرت ابو الشیخ کا قول نقل کرتے ہیں کہ امام علی بن مدینی کے بعد کوئی شخص ان سے زیادہ حدیثوں کا ماننے والا نہیں گزرا ہے۔

**وفات:** آپ نے ۲۹۲ھ میں شہر رملہ میں وفات پائی۔

**مسند بزار:**

آپ کی شہرت و مقبولیت کا ذریعہ آپ کی مشہور کتاب مسند بزار ہے۔ آپ کی مسند معلل ہے۔ یعنی ایسے اسباب جو صحتِ حدیث میں قادح ہیں انہیں بھی بیان کرتے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ آپ نے اس میں صحیح و غلط روایات سے کم اور رواۃِ حدیث کے تفرد و عدم متابعت سے زیادہ تعرض کیا ہے۔ (البستان المحدثین ص ۳۴)

حافظ ابن حجر نے اس کے ان زوائد کی جو کتب ستہ اور مسند احمد میں نہیں پائے جاتے۔ اپنے استاد ابو الحسن الہیثمی کی کتاب سے تلخیص کی ہے۔ مسند کا ایک جامع و مکمل اور صحیح نسخہ حافظ ہیثمی کے قلم کا لکھا ہوا جرمنی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہی نسخہ حافظ ابنِ حجر کے استعمال میں رہا ہے (مقدمہ تحفۃ الاحوذی)

## امام ابو یعلی موصلی (ولادت ۲۱۰ھ وفات ۳۰۷ھ)

نام احمد بن علی، کنیت ابو یعلی۔ ۲۱۰ھ میں شہر موصل میں پیدا ہوئے۔

امام احمد حنبل اور امام یحیی بن معین جیسے ائمۂ حدیث سے تحصیلِ علم کی۔

آپ کے تلامذہ و مستفیدین کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے۔

ابو حاتم اور ابنِ حبان جیسے مشاہیرِ حدیث آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

**طلبِ حدیث کے لیے سفر:**

طلبِ حدیث کے لیے مختلف شہروں کے سفر کے بارے میں تاریخ آپ کی گواہی دیتی ہے۔

**علمی تبحر:** آپ کے علمی تبحر اور عدالت و ثقاہت کا محدثین نے اعتراف کیا ہے۔